پورب کی چند برگزیدہ ہستیاں

حضرت شاہ مخدوم ظہیر الدین اور خانوادہ ظہیریہ

خالد کمال مبارک پوری

آٹھوین صدی کے بعد سے "پورب" کی اصطلاح جاری ہوئی، اور جون پور، الہ باد اور پٹنہ کے درمیانی علاقہ کو ملک پورب سے یاد کیا جانے لگا، پورب مین یون تو بہت سے علمی اور دینی مرکز موجود تھے، مگر سرکار جون پور کے حدود مین علم وفضل کی بڑی فراوانی تھی، اور یہ خطہ "شیراز ہند" کے لقب سے مشہور تھا،

یہان کے قریات ودیہات اہل علم وفضل اور اہل اللہ سے معمور تھے، مگر بعض مرتبہ سخت حیرت ہوتی ہے کہ ان اطراف کی بڑی بڑی شخصیتین آج کس طرح آج ہم سے گم ہوچکی ہین کہ ہم ان کے نام تک سے ناواقف ہین،

گذشتہ دنون حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی نے مجلہ معارف اعظم گڈھ مین "پورب کی چند برگزیدہ ہستیان" کے عنوان سے کئی قسطون مین ایک نادر کتاب سے کچھ ایسے ہی بزرگون کے حالات پیش فرماتے تھے، ذیل کے مضمون کو مولانا کے اس سلسلہ کی ایک کڑی سمجھنا چاہیے، حضرت شاہ ظہیر الدین محمد آبادیؒ اور ان کے سلسلہ کے بارے مین نیز دوسرے بیشمار علماء وفضلاء کی ہمین کچھ معلومات حاصل نہ تھین۔

ذیل مین ہم ایک پرانی یادداشت سے جو فارسی زبان مین ہے، آپ کا تذکرہ پیش کر رہے ہین، یہ سلسلہ گویا "خاندان ظہیریہ" کے بارے مین تحقیقات کا پہلا ابتدائی مرحلہ ہے، یہ یادداشت آپ کے خاندان سے ملی ہے، ان معلومات کے بعد اس سلسلۂ رشد وہدایت کے بارے مین تذکرہ اور رجال کی کتابون سے کچھ نہ کچھ معلومات ضرور فراہم کی جاسکتی ہین، جہان آپ کی خانقاہ اور مزار واقع ہے، اس جگہ سے سیکڑون مرتبہ گذرنے کا اتفاق ہوا ہے، اور یہ گرے پڑے آثار بھی، نظر آئے، مگر کبھی یہ خیال نہ ہوا کہ یہ ویرانہ کبھی ایک عظیم الشان روحانی ہستی سے آباد تھا اور یہان اہل دل کی بستی تھی،

خیر آباد اور محمد آباد کے درمیان سڑک کے کنارے اس ویرانہ کے بارے مین ہم نے ایک مرتبہ کچھ مقامی لوگون سے دریافت کیا، تو انھون نے چلتا ہوا جواب دیدیا کہ یہ غازی میان کا روضہ تھا، آج معلوم ہوا کہ وہ ویرانہ حضرت مسعود غازیؒ کا روضہ نہین حضرت شاہ ظہیر الدین کا روضہ ہے اور ان کے سلسلۂ رشد وہدایت کا

ذکر ہے،

اللہ اکبر اس سرزمین مین کیسے کیسے ارباب دین و دیانت آسودۂ خواب ہین، اور یہان ہستی و نیستی کے کیسے کیسے عبرتناک مناظر برپا ہین۔

حضرت مخدوم شاہ ظہیر الدین محمد آبادیؒ

حضرت قدوۃ العارفین، حجت السالکین مخدوم شاہ ظہیر الدین رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ شیخ رکن الدین ملتانیؒ کی ولادت تاج پور سارن مین ہوئی، کہا جاتا ہے کہ پہلے آپ نے تین سال تک حکومت کی اور عدل و انصاف کا ایسا بازار گرم کیا کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پینے لگے، مگر اس کے بعد سلطنت کو ترک کر کے فقیری کا لباس اختیار فرمایا، اور اہلِ دل کی تلاش مین شہر ملتان پہنچے، اس زمانہ مین قطب الاقطاب حضرت شیخ ابو الفتح رکن الدین بن شیخ ابو الفضل صدر الدین بن شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا ملتانی، مرجع خلائق تھے،

ایک دن مخدوم شاہ ظہیر الدین ان کی مجلس مین گئے، اور ان کے کمالات صوری و معنوی سے واقف ہو کر ان ہی کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے، اور چند سال تک اُن کی خدمت مین کمالات حاصل کیے، بعد مین شیخ رکن الدین ملتانیؒ نے آپ کو "حجت السالکین و قدوۃ العارفین" کا خطاب دیکر رخصت فرمایا۔

مخدوم ظہیر الدینؒ جہانِ علم و روحانیت کی سیر کر کے محمد آباد تشریف لائے، (جو پہلے سرکار جونپور کا ایک قصبہ اور دار القضاء تھا، اور اب ضلع اعظم گڈھ کا مبارک پور سے چھ میل دور پورب کی جانب ایک مشہور قصبہ ہے)

اس زمانہ مین محمد آباد کی آبادی بہت زیادہ تھی، اور لوگ آپ کے پاس بھیڑ لگائے رہتے تھے، جس کی وجہ سے اذکار و اشغال مین خلل پڑتا تھا، اس لیے محمد آباد کے پچھم طرف ایک چٹیل میدان مین آپ نے اقامت فرمائی جہاں کوئی آبادی نہ تھی، وہین آپ نے ایک خانقاہ تعمیر فرمائی۔

جب آپ نے سلطنت کو ترک کیا اس وقت آپ کی بیوی اور ایک صاحبزادے جمال الدین تھے، ان کو بھی ساتھ لائے۔ محمد آباد مین یہ تینون حضرات رہنے لگے، اور انتقال سے دس سال پہلے آپ نے صاحبزادہ حضرت شاہ جمال الدین کو خلافت عطا فرمائی۔

جس زمانہ مین مخدوم ظہیر الدین محمد آباد تشریف لائے وہان پر سید حمید الدین اور سید محی الدین دو بھائی رہتے تھے، جن سے مخدوم صاحب کے تعلقات تھے۔

ان ہر دو سادات محمد آباد کی جائے پیدائش شہر ترفرنا تھا۔

محمد آباد مین جس مقام پر مخدوم صاحب نے اقامت فرمائی، اور خانقاہ تعمیر کرائی اُس کا نام "آستانہ روضہ"

رکھا، اسی جگہ اسی سال کی عمر مین مخدوم صاحب نے ۲۰ ذی الحجہ ۸۴۵ھ کو انتقال فرمایا، آپ کا مزار مبارک محمد آباد کے مغربی جانب خیرآباد اور محمد آباد کے درمیان واقع ہے، جس کے اطراف مین موضع خیرآباد، موضع اترارسی اور موضع زمین اور دوسرے مختلف مواضعات آباد ہین

سرہ اللہ ما طلعت ثریا — علی تلک المکارہ والمحیا

حضرت مخدوم شاہ ظہیر الدین کی بہت سی کرامتین مشہور ہین، ان مین سے ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ سید حمید الدین اور سید محی الدین دونون بھائی آپ کی خدمت مین وراثت کا جھگڑا لے کر آئے، سید حمید الدین کے صرف ایک لڑکا تھا، اور سید محی الدین کے سات لڑکے تھے، جس وقت یہ دونون آپ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپ نے کمال شفقت سے ان کو پاس بلایا، سید حمید الدین نہایت ادب و احترام سے خانقاہ کے دروازہ شریف کے سامنے ایک چٹائی پر بیٹھ گئے، مخدوم صاحب نے دونون کے بیچ بحکم شرع نصف نصف کا فیصلہ کیا، مگر سید محی الدین اس فیصلے سے راضی نہ ہوئے، اور اپنے سات لڑکون کے غرور مین پڑکر آپ کی بات کا انکار کر دیا، مخدوم صاحب نے سید حمید الدین کو ان کے شرعی حکم کو تسلیم کرنے پر دعا کی اور فرمایا کہ

"از یک پسر ترا حق تعالیٰ پانصد فرزندان خواہد داد، و تا ابد ترقی فرزندان شما تا قیامت خواہد بود، و صاحب علم و حلم خواہند شد"

اور سید محی الدین کے انکار پر بددعا فرمائی کہ تمھاری اولاد کسب علم وغیرہ سے محروم رہے گی اور اس سے ایسی ایسی باتین ظہور مین آئین گی کہ ان کو لوگ سن کر حیرت مین پڑین گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کے صاحبزادے حضرت شیخ جمال الدین ابتدا مین کیمیہ گری کا بہت شوق رکھتے تھے، جب آپ کو بیٹے کے اس شوق کا پتہ چلا تو ان کو بلایا اور فرمایا کہ کلوخ کے لئے ڈھیلا لاؤ مین استنجا کے لیئے جاؤن گا، صاحبزادہ نے تعمیل حکم کرتے ہوئے فوراً ڈھیلا حاضر کیا، جب اسے مخدوم صاحب نے ہاتھ مین لیا تو فوراً سونا ہو گیا، آپ نے بیٹے سے فرمایا کہ مین تم سے مٹی کا ڈھیلا مانگتا ہون اور تم مجھے سونے کا ڈھیلا دیتے ہو، یہ سنکر بیٹے نے دوسرا ڈھیلا دیا، وہ بھی مخدوم صاحب کے ہاتھ مین سونا ہو گیا، اب کے مخدوم صاحب نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم کیمیا گری جانتے ہو، اچھا اب پانی لاؤ، جب جمال الدین پانی لیکر گئے، تو آپ استنجا کے لیئے تشریف لے گئے، استنجا فرما کر لوٹا وہین چھوڑ دیا، اور صاحبزادے سے کہا جاؤ لوٹا لے آؤ، جب شاہ جمال الدین لوٹا لینے گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ تمام پانی "زرآب" ہو گیا ہے، بہرحال جب لوٹا لیکر حاضر خدمت ہوئے، تو آپ نے پوچھا وہان کیا دیکھا، صاحبزادے نے عرض کیا وہان تو خالص سونا موجود ہے، اس پر آپ نے فرمایا ظاہری علم کیمیا، اولیاء کے یہان پیشاب کی حیثیت رکھتا ہے، اس واقعہ کے بعد صاحبزادے نے علم کیمیا سے توبہ کی اور مخدوم صاحب نے ان کو اپنے پاس رکھا،

اور جامۂ فقیری پہنایا،

اس طرح کی کئی کرامتین ہین جن کا ظہور آپ کی ذاتِ اقدس سے ہوا،

مخدوم شاہ جمال الدین

جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے مخدوم ظہیر الدین نے جب تخت و تاج چھوڑا، تو اپنی بیوی اور لڑکے کو لیکر باہر چلے گئے، اور مرنے سے دس سال پہلے صاحبزادے شاہ جمال الدین کو اپنا خلیفہ بنایا، دورانِ ظہیریہ کا سلسلہ آپ ہی کی ذاتِ گرامی سے چلا،

شاہ جمال الدین نے اپنے والد بزرگوار سے خلافت حاصل کرنے کے بعد زہد و عبادت کی زندگی اس طرح گذاری کہ دن مین ہمیشہ روزہ رکھتے اور رات کو نماز پڑھتے، آخر کار باپ کی وفات کے بعد قطب دوران ہوئے۔

آپ کا مزار فیض بار بھی حضرت ظہیر الدین کی خانقاہ کے اندر ہے اور آپ آستانہ روضہ مین والد کے ساتھ آسودۂ خواب ہین،

کہتے ہین کہ آپ کے ایک متمول مرید نے ایک ہفتہ تک آپ کی خدمت قیام کیا، جب رخصت ہونے لگا تو پارس پتھر پیش کیا، آپ نے اسے لیکر حقارت کے ساتھ خانقاہ کی قریبی ندی (ٹونس) مین پھینک دیا، یہ ماجرا دیکھ کر ایک دوسرے مرید کے دل مین یہ بات گذری کہ شاید حضرت نے ہدیہ ناپسند کیا، آپ مرید کے خیال سے واقف ہو گئے، اور حکم دیا کہ یہ میرا لوٹا لو اور ندی سے لیکر پانی لاؤ، مرید نے وہان جاکر دیکھا کہ ندی کے کنارے سیکڑون پارس پتھر پڑے ہین،

ان ہی مین مالدار مرید کا دیا ہوا، وہ پارس پتھر بھی پڑا تھا، بہرحال وہ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ندی کے پانی سے لوٹا بھر کر حضرت شاہ جمال الدین کی خدمت مین لایا، اور کہا کہ مین نے ندی کے کنارے سیکڑون پارس پتھر دیکھے ہین اس پر آپ نے فرمایا

"دہر دیشے را حاجت پارس سنگ نیست، ہر آن کس کہ از داوری عشق بازی می نماید اورا از اخلاق چہ کار"

شاہ محمد داؤد

شاہ محمد داؤد شاہ جمال الدین کے لڑکے اور مخدوم شاہ ظہیر الدین پوتے ہین،

آپ کا مزار بھی مخدوم ظہیر الدین کی خانقاہ، روضہ آستانہ سے متصل مشرقی جانب واقع ہے۔

شاہ بھکاری

شاہ بھکاری بن شاہ محمد حافظ بن شاہ محمد داؤد بھی خاندانِ ظہیریہ میں باخدا بزرگ گذرے ہیں، شاہ محمد داؤد کے پوتے ہیں کہتے ہیں کہ خرقۂ خلافت پہننے کے بعد آپ چند دنوں عزلت وخلوت میں عبادتِ الٰہی میں مصروف رہے، پھر آپ کو سیر وسیاحت کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ آپ عرب گئے اور حج بیت اللہ اور زیارت بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوکر بیت المقدس، بغداد، کربلا گئے، پھر مکہ معظمہ واپس آئے اور کچھ دنوں تک جوار کعبہ میں رہ کر یاد الٰہی کی، پھر عدن آئے اور وہاں سے ہندوستان تشریف لائے۔

شاہ عبدالواحد

آپ شاہ بھکاری کے صاحبزادے ہیں، والد کی وفات کے بعد آپ سجادہ نشین ہوئے اور یاد الٰہی میں مشغول ہوئے، اور قطب دوران ہوئے، مشہور ہے کہ آپ ایک دن عبادت میں مصروف تھے، کہ ایک سانپ اپنی بل سے نکلا، اور آپ کی آستین میں گھس کر دامن کی طرف سے باہر نکل گیا، اور کوئی گزند نہ پہنچا سکا۔

حضرت مخدوم شاہ ظہیر الدین صاحب کی اولاد خوب پھولی پھلی اور اب تک ان کے خاندان کے لوگ ضلع اعظم گڈھ کے قصبات ومواضع میں موجود ہیں، موضع کھوری (مغربی اعظم گڈھ) میں اسی خاندان کی ایک شاخ موجود ہے

مخدوم شاہ ظہیر الدین

شاہ جمال الدین۔

شاہ محمد داؤد۔

شاہ محمد حافظ

شاہ بھکاری

شاہ عبدالواحد

شاہ محمد مجاہد

شاہ محمد اسحاق

شاہ غلام محی الدین عرف چراغ اول